Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ، ۲۰ صلح ۱۳۵۱ہش، ۲۰ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۹ صلح - اسلام آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ پرسوں ۱۷ صلح کو تیسرے پہر بخیریت ربوہ سے اسلام آباد پہنچ گئے۔ الحمدللہ
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۱۹ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔
احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دُعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خُدا کے سامنے پیش کرنے کا نام نماز ہے

وُہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں ہے۔ انسان ہر وقت خدا کی رضا کا محتاج ہے

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں، مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اُسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اُس کی عظمت اور احکام کی بجاآوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اُس کے آگے سجدہ میں گر جانا اور اُس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے کہ ایک سائل کی طرح کبھی اُس مسئول کی تعریف کرتا کہ تُو ایسا ہے تُو ایسا ہے۔ اُس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اُس کی رحمت کو جُنبش دلانا اور پھر اُس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے کہ اُس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اُس کے فضل کا اُسی سے خواستگار ہو کیونکہ اُسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ (مانگنا یہی ہے کہ) اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اُسی کے خوف اور اُسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔"

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

خاکسار کے نسبتی بھائی ملک حمید الدین خاں صاحب لائل پور کو اللہ تعالےٰ نے ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نذیر احمد خاں صاحب کراچی کا نواسا اور محترم شیخ ظہور الدین صاحب آف دھرم کوٹ بگہ کا پوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام رشید الدین حمید تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ نومولود لمبی عمر پائے نیک اور خادم دین بنے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(خاکسار یوسف سلیم شاہد ایم۔اے انچارج شعبہ زود نویسی)

عید فنڈ

عید الاضحی اپنی برکات کے ساتھ آ رہی ہے۔ عید الفطر کی طرح اس عید کے موقعہ پر بھی عید فنڈ وصول کیا جاتا ہے۔ امراء و صدر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اپنی اپنی جماعت میں اس امر کی تحریک فرما دیں اور عید کے موقعہ پر اس فنڈ کی وصولی کا انتظام فرما دیں۔

عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کیلئے کم از کم ایک روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ہر مرد و زن بچے، بوڑھے کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے

یہ امر پیش نظر رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

قربانی کرانے والے احباب توجہ فرمائیں

اس مرتبہ عید الاضحی ۲۷ جنوری ۱۹۷۲ء کو انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی۔ اس تقریب پر جو اصحاب نظارت خدمت درویشان کے زیر اہتمام قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ بحساب فی جانور (حصہ) کم از کم ستر روپے بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔ چونکہ عید الاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں عموماً اضافہ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اچھا جانور بھی میسر نہیں آتا۔ اس لئے احباب رقم بھجوانے میں عجلت فرمائیں۔

ایسی رقوم ناظر خدمت درویشان کے نام پر بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں۔ (ناظر خدمت درویشان)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۰ صلح ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ اور اس کی شرائط

جب مومنوں یعنی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کے خلاف کُفّار کی بد زبانیاں، ایذا رسانیاں اور ستم رانیاں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہیں اور وہ مومنوں کی ہستی کو ہی کالعدم کرنے پر تُل جاتے ہیں تو بالآخر خدا تعالیٰ اُنہیں کیفرِ کردار تک پہنچانے اور اُن کے ظلم و جور کی سزا کے طور پر اُن کی قوّت کو کچل دینے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ اُس وقت وہ مومنوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ ظالم و جابر کُفّار کی سزا دہی کو اُس پر چھوڑ دیں اور کچھ عرصہ مزید صبر سے کام لیتے ہوئے خدائی فیصلے کے عملی نفاذ کا انتظار کریں۔ البتہ ایسے فیصلہ کُن مرحلہ میں وہ مومنوں سے یہ بھی توقع رکھتا ہے کہ وہ اُن فرائض کو جو مومن ہونے کی حیثیت میں ان پر عائد کئے گئے ہیں پُوری مستعدی اور تندہی سے ادا کرتے چلے جائیں اور ان کی بجا آوری میں کسی لحاظ سے بھی کمی نہ آنے دیں یعنی کسی قسم کی سستی یا غفلت کے ہرگز ہرگز مرتکب نہ ہوں۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے جلیل القدر صحابہؓ کے خلاف کفّارِ مکہ کے مظالم اپنی انتہا کو پہنچ گئے اور انہوں نے مسلمانوں کی اس مٹھی بھر جماعت کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کی ٹھان لی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَآ أَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيْمًا ۝ (المزمل آیات ۱۱ تا ۱۴)

جو کچھ وہ (یعنی کفّار) کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (یعنی مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے اور تُو ان کو کچھ ڈھیل دے (یعنی ان کی جلد تباہی کی فکر نہ کر میں خود ہی ان کو تباہ کر دوں گا)۔ ہمارے پاس قسم قسم کی بیڑیاں اور جہنم ہے اور ایسا کھانا بھی ہے جو گلے میں پھنستا ہے اور دردناک عذاب بھی ہے۔

سراسر ظلم کی راہ اختیار کرتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کی ہستی کو مٹانے کے منصوبے باندھنے والے کفار کی تباہی کا ذمہ لینے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ اس سلسلہ میں ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی کارساز بنائیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ (المزمل آیات ۹-۱۰)

اور چاہیئے کہ تُو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔

اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرنے، اُسی سے دل لگانے اور اُسی کو اپنا کارساز بنانے کی تلقین کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آخر میں خود مسلمانوں کو مخاطب کر کے انہیں ان کے بعض مزید فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۗ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا ۗ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(المزمل آیت ۲۱)

یعنی قرآن میں سے جتنا میسر آئے پڑھا کرو۔ اور نمازیں شرائط کے مطابق ادا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے۔ وہ بہتر نتیجہ نکالنے والا اور زیادہ سے زیادہ اجر دینے والا ہے اور اللہ سے استغفار کرو۔ اللہ بہت معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ المزمل کی مذکورہ بالا آیات میں جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ باور کرا دیا کہ سفاک اور ظالم دشمن یعنی کفارِ مکہ کو بالآخر تباہ کر کے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملانا اُس نے خود اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ صرف اور صرف اللہ ہی کو کارساز سمجھیں اور اُسی پر بھروسہ رکھیں پھر وہ قرآن مجید سے زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہوں، نمازیں پوری شرائط کے ساتھ ادا کریں، زکوٰۃ ادا کر کے غریبوں کا حق ان کی طرف لوٹائیں، اللہ کی راہ میں قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کرنے کی غرض سے استغفار کو اپنا شعار بنائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ انہیں قوت اور طاقت عطا فرما کر انہیں مضبوط سے مضبوط تر بناتا چلا جائے گا۔ اور انہیں اپنی تائید و نصرت اور غیبی امداد سے نوازے گا جس کی بدولت بالآخر وہی غالب آئیں گے اور اپنی کثرتِ تعداد اور وسائل کی بہتات پر گھمنڈ کرنے اور ظلم سے کسی طور باز نہ آنے والے مغلوب اور تباہ و برباد ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔

آج ہمیں دُنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت یعنی پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت میں ایک ایسی ہی ظالم سفاک اور اسلام دشمن قوم کی شرمناک جارحیت کا سامنا ہے۔ ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہم اپنے ان تمام فرائض کو جن کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ المزمل میں ذکر کیا ہے خاص تعہد کے ساتھ ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ کے مطابق پاکستان کے دشمنوں کو تباہ و برباد کرنے کا خود ذمہ اُٹھا لے۔ ہماری کامیابی اور فتح مندی مسلمان ہونے کی حیثیت میں اس امر کے ساتھ وابستہ ہے کہ ہم جلد بازی سے کام نہ لیں اور دشمنوں کی زبان درازیوں، تعلّیوں، ایذا رسانیوں اور انسانیت سوز ستم رانیوں پر صبر سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز بنائیں، اُس کے آستانہ پر جھکیں اور جھکے رہیں، قرآن مجید پر عمل پیرا ہوں، پوری شرائط کے ساتھ نمازیں ادا کریں، خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کریں اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرتے ہوئے دن اور رات استغفار کرنے میں مشغول رہیں اور اس طرح اپنی طاقت کو بڑھاتے چلے جائیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ہم خدائی حکم کی تعمیل میں اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں۔ اور اس کے باوجود خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب ظالم اور سفاک دشمنوں کو ہلاک اور تباہ و برباد نہ کرے۔ وہ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور ضرور کرے گا۔ اس لئے کہ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بھی اُس کی ایک ازلی ابدی صفت ہے ٭

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فی صد ادائیگی کرنے والے مخلصین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جن مخلصین نے سو فی صدی ادائیگی کر دی تھی۔ ان کی فہرستیں دُعا اور ریکارڈ کی غرض سے شائع ہو چکی ہیں۔ نئی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ جن مخلصین کو اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے وہ اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی ابھی کر دینے کی کوشش فرمائیں اور اس عظیم تحریک کو ہر لحاظ سے کامیاب کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے ۲۹ ویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اختتامی خطاب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سات صفات جن کا ہر نسل کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے

(۳)

دوسری صفت

دین کی حفاظت کے لئے عزم

پھر فرمایا قُمْ فَاَنْذِرْ۔ ایک تو وہ زمانہ تھا کہ پوری قوم کیلئے فانذر کا حکم تھا۔ قیام کے لفظ میں (جس کا ترجمہ "عربی محاورہ ہے) کھڑے ہونے اور عزم کے معنے بھی پائے جاتے ہیں اور اس کے معنے حفاظت کے بھی ہوتے ہیں۔ پس قُم فانذر کے یہ معنے ہوں گے کہ دین کی حفاظت کے لئے پورے عزم کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور دنیا کو ڈراؤ۔ اور ہوشیار کرو۔ مدثر میں بتایا گیا تھا کہ تعلق کس سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہے پس انذار یہ نہیں ہے کہ تمہاری جھونپڑی کی نذر پر نہیں ہے اور نیچے گر جائینگے۔ بلکہ انذار یہ ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرا یہ بندہ مدثر بنے میرے حکم پر لبیک کہنے والا ہو۔ اور اپنے عمل سے میری محبت اور میرے پیار اور میرے تعلق کا اظہار کرنے والا ہو۔ تم ان لوگوں کو جو اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے پرے ہٹ گئے ہیں انہیں اُن عواقب سے ڈراؤ جو خدا تعالیٰ سے دور ہونے والوں کو پیش آتے ہیں۔

پس تم عزم کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور دنیا کی حفاظت کی نیت کے ساتھ دنیا کے پاس ملک ملک، قریہ قریہ اور شہر شہر جاؤ اور ان سے کہو کہ تم خدا تعالیٰ سے دور ہو گئے ہو اور ہلاکت اور تباہی کے سامان اپنے لئے پیدا کر رہے ہو اپنے رب کی طرف واپس آؤ اور اس کے پیار کو حاصل کرو اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اس کی برکتوں اور رحمتوں سے حصہ لو۔

تیسری صفت

صفات الٰہیہ کا اظہار

پھر فرمایا وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ یہ دراصل انذار کی ایک بنیادی دلیل ہے کہ کوئی کیا انذار کرتا ہے۔ یہ دلیل اس آیت میں بتائی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات اُن کے سامنے بیان کرو۔ خدا تعالیٰ کو بھول کر انسان تباہی کے گڑھے میں جا پڑتا ہے پس تو خدا کے نام کی عظمت کو قائم کرو، اس کی کبریائی کو قائم کرو اور یہ اسکی صفات سے پیدا ہوتی ہے اور جہاں تک اس عاجز کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کیا اُس کے لئے وہ ساری صفات الٰہیہ جو اس کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کو قائم کر سکتی ہیں وہ قرآن کریم نے بیان کر دی ہیں۔

توکل کی حقیقت

مثلاً قرآن کریم نے یہ کہا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور پر توکل نہ کرو یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے کہ اس کے اوپر انسان بھروسہ کرتا ہے اور یہ صفت اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہستی ہے جس پر توکل کیا جاتا ہے۔ اب کسی ایسی ہستی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا جو قادر نہ ہو مثلاً کوئی ماں سوائے پاگل کے کسی چور پر یہ بھروسہ نہیں کر سکتی کہ وہ اس کے دودھ پیتے بچے کی حفاظت کرے گا۔ البتہ پاگل عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو اس قسم کا بھروسہ کر بیٹھتی ہیں یا کوئی باپ اپنے چار پانچ سالہ چھوٹے سے بچے پر یہ امید رکھتے ہوئے (کہ وہ گھر کی حفاظت کرے گا) اپنے گھر کے دروازے کھلے چھوڑ کر جانگلیوں کے علاقہ میں، چوروں کے علاقہ میں باہر نہیں جا سکتا، اس خیال سے کہ اس کا دو سالہ یا چار سالہ لڑکا گھر میں ہے اور وہ اپنے گھر کی حفاظت کرے گا یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ بچہ کمزور ہے پس توکل اسی ہستی پر کیا جا سکتا ہے، بھروسہ اسی ہستی پر کیا جا سکتا ہے جو قادر مطلق ہو، جس کے لئے کوئی چیز اَن ہونی نہ ہو۔

صفاتِ الٰہیہ کی معرفت

غرض وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ میں فرمایا کہ دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات بیان کرو کیونکہ بھٹک گئی ہے دنیا، بھول گئی ہے دنیا، اپنے پیدا کرنے والے کو، اسلئے ساری دنیا میں پھیل جاؤ اور خدا کی صفات کی معرفت ان میں پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جب کوئی مجھ سے بات کرتا ہے تو میں کہتا ہوں دیکھو! ہم جو بھی ہیں ہمیں فخر نہیں ہے کیونکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے وجود بھی جب خدا تعالیٰ کی کوئی نعمت بیان فرماتے تو ساتھ یہ بھی فرما دیتے لا فخر کہ ذاتی طور پر میرے اندر کوئی خوبی نہیں (جو کچھ دیکھ رہے ہو) یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ لیکن ہم تو کسی شمار میں ہی نہیں۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ لا فخر فرمایا کرتے تھے تو ہمیں ایک ہزار دفعہ کہنا چاہیئے کیونکہ ہمارے اندر کوئی خوبی نہیں ہے لیکن جس عظیم طاقت کے ساتھ اور جس حسین اور اکبر اور ارفع وجود کے ساتھ ہم نے اپنا تعلق قائم کیا ہے (وہ سب طاقتوں والا ہے۔ وہ عزت کا بھی سرچشمہ ہے اور علوم کا بھی وہی منبع ہے اور تمام قدرتوں کا بھی وہی مالک ہے کونسی چیز ہے جو اس کے پاس نہیں اور کہیں اور سے مانگی جا سکتی ہے۔ جب ہر چیز اسی کے پاس اور اسی سے لی جا سکتی ہے تو پھر بھروسہ بھی اسی پر کیا جا سکتا ہے۔ پس باہر جا کر دوسروں کو صفات باری بتانی چاہئیں۔

ایران میں مسلمانوں کی فتوحات

مسلمانوں کی تاریخ کے پہلے تین سو سال کا یہ نظارہ ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ مٹھی بھر تھے مگر کسریٰ جیسی عظیم طاقت کے ساتھ نبرد آزما ہوئے۔ دنیا ان کو پاگل کہتی تھی اور وہ انہیں پاگل سمجھتے تھے اپنے معیار کے مطابق حق بجانب تھی۔ خلیفہ وقت نے حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم دیا کہ ایرانی ہمارے خلاف جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں اور انہوں نے سرحدوں پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی ہے تم ان کے اس فتنہ و فساد کو ختم کرو چنانچہ حضرت خالدؓ نے خلیفۂ وقت کے حکم کے ماتحت ۱۰ ہزار مسلمان سپاہیوں کے ساتھ ایران پر حملہ کر دیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ دشمن کی طاقت زیادہ ہے۔ بلکہ جوں ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ملا ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ حضرت خالد ایران میں آٹھ دس جنگیں لڑ چکے تھے جب ان کو حکم ملا کہ اب شام چلے جاؤ۔ ہر جنگ میں ایرانیوں کی تازہ دم فوج (جس کی تعداد چالیس سے اسی ہزار تک ہوتی تھی) ان کے مقابلے پر آتی رہی اور یہ کل اٹھارہ ہزار (جن میں سے کچھ شہید ہو جاتے تھے اور کچھ زخمی اور سب تھکے ہوئے) دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے۔ گو ایک ایک دن کی جنگ ہوتی تھی اللہ تعالیٰ فضل کرتا تھا۔ لیکن مسلمانوں نے ان معرکوں میں صبح سے لے کر شام تک تلوار چلائی۔ آپ لکڑی کی تلوار لے کر مشق کریں تو پتہ لگے۔ ایک گھنٹے کے بعد آپ کے بازو شل ہو جائیں گے مگر وہ لگاتار چلاتے تھے ان پر ایک جنون سوار تھا وہ جنون آپ کے اندر پیدا ہونا چاہیئے یہ بات نہیں کہ وہ لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ وہ بھی ہماری طرح کے انسان تھے۔ مگر اُن کے سامنے زندگی اور موت کا سوال تھا۔ صبح جنگ شروع ہوتی تھی اور شام کو ختم ہوتی تھی یہ درست ہے کہ مسلمانوں کو فتح ہوتی تھی لیکن ۱۰ ہزار اور ساٹھ ہزار کا مقابلہ کیا؟ خصوصاً جبکہ ایرانی ہر گھنٹے کے بعد اگلی صفوں کو پیچھے ہٹا لیتے تھے اور تازہ دم فوجیں آگے آجاتی تھیں اور یہ بیچارے اسی طرح لڑ رہے ہوتے اور پھر گھنٹے دو گھنٹے بعد دشمن کی اور تازہ دم فوج مقابل پر آجاتی تھی اور یہ سلسلہ اسی طرح شام تک جاری رہتا تھا۔ وہ مرنے کے لئے آگے بڑھتے تھے اور یہ ماننے کے لئے گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑ رہے ہوتے تھے۔ مگر یہ جنون ہے کہ نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کے توکل کا مقام

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اپنے رب پر توکل کا یہ حال تھا کہ حضرت خالد بن ولید نے سوچا کہ خلیفۂ وقت کو حالات کا علم ہونا چاہیئے چنانچہ انہوں نے رپورٹ کی (علاوہ یہ ہوا کہ پہلی لڑائی ہوئی اس میں ساٹھ ہزار ایرانی مقابلہ پر تھے پھر دوسری لڑائی ہوئی علیٰ ہذا القیاس ہر جنگ جو ہے کوئی دوسرے دن کوئی تیسرے دن کوئی ساتویں دن اور کوئی دسویں دن لڑی گئی لیکن ہر جنگ ایرانیوں کی تازہ دم فوج اور نئے جرنیلوں کے ساتھ لڑی گئی اور بہت سارے جرنیل بھی مارے گئے یعنی کمانڈر انچیف بھی اور ان کے ماتحت افسر بھی جن میں سے بعض انفرادی مبارزہ کے لئے آئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مارے جاتے تھے) غرض حضرت خالد بن ولید نے رپورٹ کی کہ یہ حالات ہیں۔ ہر دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ دم فوج جس کی تعداد ہم سے کئی گنا زیادہ ہوگی۔ میرے مقابلے پر آئے گی۔ میرے پاس اٹھارہ ہزار سپاہی ہیں یہی لڑتے جائیں گے مگر کم ہوتے جائیں گے کیونکہ بہرحال شہید ہو رہے تھے گو تھوڑے شہید ہوتے تھے مگر ہو تو رہے تھے۔ ہر دوسری جنگ میں پہلی جنگ سے کم آدمی شامل ہوں گے کیونکہ کچھ زخمی ہوں گے، کچھ شہید ہوں گے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ شان کہ مسجد میں سب کے سامنے ایک آدمی کو بلایا اور فرمایا کہ خالد بن ولید نے کمک مانگی ہے تم چلے جاؤ۔ چنانچہ ایک آدمی کی کمک بھیج دی۔ یکتا توکل تھا آپ کا اللہ تعالیٰ پر۔ صحابہ کرام جن میں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ (بعض روشنیاں اللہ تعالیٰ خلافت کے بعد عطا کرتا ہے پہلے تو جس طرح عام صحابہ تھے اُن میں حضرت عمرؓ بھی ایک تھے) انہوں نے عرض کیا یا حضرت! یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ نازک حالات ہیں۔ قاصد دن رات دوڑتا ہوا یہاں کمک کے لئے پہنچا ہے آپ نے صرف ایک آدمی کو بطور کمک کے بھیج دیا ہے آگے سے جواب ملا کہ جس فوج میں اس (ایک آدمی) جیسے جاں نثار ہوں وہ شکست نہیں کھایا کرتی۔

خدا تعالیٰ نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ کی بات اس طرح پوری کی (میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا) کہ ایک موقع پر حضرت خالدؓ بن ولید دشمن کی چال میں پھنس گئے تھے اور قریب تھا کہ شہید کر دیئے جاتے کیونکہ ایک جرنیل کے ساتھ ان کی Duel (ڈوئل یعنی دو آدمیوں کی باہم لڑائی) کے موقع پر اس نے اپنے گرد آٹھ دس آدمی چھپائے ہوئے تھے، وہی آدمی جو کمک کے طور پر آیا تھا اکیلا گیا اور اُن چھپے ہوئے آدمیوں کو قتل کر کے واپس آگیا اور خالد اور جرنیل کی لڑائی میں دخل نہیں دیا۔ مسلمان کی عجیب شان تھی۔

پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ توکّل ربک فکبر پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے آپ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کسریٰ کے خلاف لڑنے والی فوج کو ایک آدمی کی کمک بھیج دی۔ آخر ان (ایرانیوں) کے پاس بھی تو یہ بات پہنچی ہوگی وہ کہتے ہوں گے کہ یہ لوگ پاگل ہیں۔ ایک تو ہمیں مٹانے کے لئے آئے ہیں۔ دوسرے ان کا جو بادشاہ ہے (وہ تو خلیفہ کو بادشاہ ہی سمجھتے تھے) وہ بھی پاگل ہے اُس نے اپنی فوج کو ایک آدمی کی کمک بھیج دی ہے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ سبق دیا کہ اللہ جس پر ہم ایمان لائے اور جس کے قدموں میں ہم نے اپنا سر رکھا اور جس کے دامن کو ہم نے پکڑا اور دعا کی کہ اے خدا! ہمیں بے سہارا نہ چھوڑنا وہ تعداد کو نہیں دیکھا کرتا۔ ایک آدمی بھی تمہارے سامنے آئے گا تو وہ تمہیں تباہ کر دے گا کیونکہ یہ اس کا منشاء ہے کہ اسلام غالب ہو۔

پس ربک فکبر میں خدا تعالیٰ کی صفات کو دنیا کے سامنے پیش کر کے غلبہ اسلام کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔

(باقی)

احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو میں صدر جمہوریہ سیرالیون کی آمد

جماعت احمدیہ کی گرانقدر تعلیمی اور طبّی خدمات کا اعتراف

(مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب۔ سیرالیون)

صدر جمہوریہ سیرالیون ڈاکٹر سائیکا پی سٹیونس، ۲ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو بو کے سرکاری دورے کے دوران احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بھی تشریف لائے اور اس موقع پر طلباء سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی ان تعلیمی اور طبّی خدمات کو فراخدلی سے سراہا جو جماعت کا مشن اس ملک میں سرانجام دے رہا ہے صدر سیرالیون نے بالخصوص پاکستانی اساتذہ کا بھی شکریہ ادا کیا جو اپنے وطن سے ہزاروں میل دور فرزندانِ افریقہ کی تربیت و تعلیم اور تہذیبِ اخلاق کا خوشگوار فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ صدر موصوف نے طلباء کو احساس دلایا کہ وہ ان سہولتوں اور مواقع سے استفادہ کریں اور تعلیم کے ساتھ ساتھ کردار کی تشکیل و تعمیر کا پہلو بھی ہمیشہ مدّ نظر رکھیں۔

ورود اور استقبال

صدر کی سکول میں آمد اور معین پروگرام کی اطلاع صرف ایک دن قبل دفتر تعلیمات کی طرف سے موصول ہوئی۔ چنانچہ اطلاع ملتے ہی اس سلسلے میں ضروری انتظامات کئے گئے۔ سکول کی سڑک کے دونوں طرف جھنڈیاں اور پرچم لگائے گئے اس راستے میں خوبصورت محراب اور دروازے نصب کئے گئے اور مختلف منازل مقامات پر خوش آمدید کے لئے دیدہ زیب بینر آویزاں کئے گئے۔ صدر ۱۲ بجے تشریف لائے۔ ذاتی عملہ کے علاوہ صدر کے ہمراہ کئی وزراء بھی تھے جن میں وزیر تعلیم مسٹر بارتھس ویسن اور جنوبی صوبے کے وزیر امور مقامی مسٹر گوبو لامین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع بو کے بعض پیرامونٹ چیفس، مقامی حکام اور سربرآوردہ اصحاب بھی حاضر ہوئے۔ صدر کی کار سکول کے آڈیٹوریم کے سامنے آکر رکی۔ سکول کے پرنسپل انور حسن صاحب نے صدر موصوف کا استقبال کیا اور پھر سٹاف کے اراکین سے تعارف کرایا۔ سٹاف سے تعارف کے بعد صدر کو سکول کے سینئر پریفیکٹ سے متعارف کرایا گیا بعد ازاں صدر ہال میں تشریف لائے اور طلباء و حاضرین نے نہایت گرمجوشی سے صدر کا خیر مقدم کیا۔

خطبہ استقبالیہ

صدر کی آمد پر طلبہ نے قومی ترانہ گایا پھر پرنسپل انور حسن صاحب نے احمدیہ مشن، بورڈ آف گورنرز، اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے صدر کا استقبال کرتے ہوئے سپاسنامہ پیش کیا پرنسپل صاحب نے صدر کے ورود پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس تقریب کی اہمیت واضح کی۔ اور صدر کو آگاہ کیا کہ ان کی گرانقدر قومی اور ملکی خدمات کے پیش نظر طلبہ اور اساتذہ کے درمیان ان کی موجودگی ان سب کے لئے حوصلہ افزائی کا سبب ہے صدر کی عظیم صلاحیتوں اور ذاتی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب پرنسپل صاحب نے امید ظاہر کی کہ طلبہ کی نوخیز نسل صدر کی کتاب زندگی سے ان تھک محنت، پُرخلوص جدوجہد، حب الوطنی اور بے لوث جذبۂ خدمت کا درس لے سکتی ہے۔

سکول کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے پرنسپل صاحب نے صدر کو بتایا کہ ستمبر ۱۹۶۰ء میں اس سکول کا اجراء ہوا جو سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے پانچ ثانوی سکولوں میں سے پہلا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت سیرالیون، گیمبیا، گنی اور لائبیریا کے ممالک سے تعلق رکھنے والے دو ہزار نوجوان اس چشمۂ علم سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ سکول کی امتیازی خصوصیات بیان کرتے ہوئے پرنسپل نے طبعیات کیمیا اور حیاتیات کی جدید سامان سے لیس تجربہ گاہوں، بہترین نظم و ضبط، ایثار پیشہ اساتذہ کے مخلصانہ انہماک کا خصوصیت سے ذکر کیا۔

سکول کے ترقیاتی پروگرام کے ضمن میں پرنسپل نے کھیل کے میدانوں کی تیاری، سکول کے احاطے کے گرد حفاظتی آہنی باڑ اور کلاسوں کے جدید انتظام پر مشتمل زیر تکمیل منصوبے کا ذکر کیا۔

احمدیہ مشن کے سکولوں کی تعلیمی پالیسی کے بارے میں صدر کو آگاہ کرتے ہوئے جناب پرنسپل صاحب نے کہا کہ تعلیم محض کتابی علم کا نام نہیں بلکہ بچے کی ذہنی، جسمانی، روحانی، مذہبی اور اخلاقی نشوونما کے بھرپور اقدام کا نام ہے اور ہمارے سکول میں ابتداء ہی سے ان تمام پہلوؤں پر توجہ مرکوز رہی ہے۔

صدر جمہوریہ کا خطاب

پرنسپل صاحب کے سپاسنامے کے بعد طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ سیرالیون نے کہا کہ میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا جو یہ کام تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ صدر نے سیرالیون میں احمدیہ مشن کے (نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم ہونے والے) طبّی مراکز کے ضمن میں کہا کہ اب اس جماعت نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طبّی میدان میں بھی ہماری مدد کرنی شروع کی ہے۔ میں ان تمام گرانقدر خدمات کے لئے جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

صدر نے طلبہ کو بتایا کہ احمدیہ مشن کے احمدی اساتذہ ہزاروں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت کے لئے یہاں آئے ہیں جہاں ہم ان اساتذہ کے شکرگزار ہیں وہاں ہم طلبہ سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان سہولتوں اور مواقع سے پوری توجہ اور تندہی سے استفادہ کریں نظریہ تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے صدر موصوف نے کہا کہ مضبوط کردار کے بغیر علم کتاب خام ہے اس لئے طلبہ کو مروجہ علوم کی تحصیل کے ساتھ ساتھ مضبوط کردار کی تشکیل کی طرف بھی خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ صدر نے زیر تکمیل فٹ بال گراؤنڈ کے منصوبہ کے لئے جیب خاص سے یک صد لیون (پچاس پاؤنڈ) کا عطیہ دیا۔

سکول کے پرنسپل نے اس عطیہ پر شکریہ (باقی ص ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان بی اے جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت کی بی اے کی طالبات کا جو تفصیلی نتیجہ موصول ہوا ہے اس کے مطابق عزیزہ امۃ المنیر بنت محمد یاسین صاحب ندیم ۴۴۱ نمبر لے کر اول آئی ہیں۔ تمام کامیاب طالبات کو ادارہ ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

(پرنسپل)

نمبر شمار	نام طالبات	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱	امۃ المنیر	۴۴۱	فرسٹ ڈویژن
۲	شاہدہ مبارکہ	۴۲۷	" "
۳	شگفتہ اسلام	۴۲۰	" "
۴	نصرت جہاں	۳۳۰	سیکنڈ ڈویژن
۵	جمیلہ بیگم	۳۴۴	" "
۶	ارشاد بیگم	۳۵۸	" "
۷	امۃ الجمیل	۳۸۰	" "
۸	ناصرہ	۳۹۶	" "
۹	نصرت جہاں بیگم	۳۹۶	" "
۱۰	امۃ الحیٔ	۳۶۲	" "
۱۱	رفعت مبارکہ	۳۸۷	" "
۱۲	تقیہ سلمیٰ	۳۲۸	" "
۱۳	منورہ	۳۷۴	" "
۱۴	صبیحہ خانم	۳۳۹	" "
۱۵	راشدہ ناز	۳۶۱	" "
۱۶	بشریٰ بیگم	۳۴۱	" "
۱۷	امۃ السلام رفعت	۳۶۷	" "
۱۸	عائشہ نصیر	۳۹۹	" "
۱۹	رضیہ بیگم	۳۲۲	" "
۲۰	اختر ناہید	۳۸۴	" "
۲۱	مریم بی بی	۳۴۸	" "
۲۲	امۃ المنان ریحانہ	۳۵۶	" "
۲۳	بشریٰ فوزیہ	۳۰۹	تھرڈ ڈویژن
۲۴	سلیمہ	R.L	
۲۵	بشریٰ محمود	R.L	
۲۶	قدسیہ فردوس		کمپارٹمنٹ ان انگلش
۲۷	کنیز زہرہ		" " "
۲۸	طاہرہ صابرہ		" " "
۲۹	ثریا ضیاء		" " "
۳۰	زاہدہ		" " "
۳۱	رعنا اکبر		" " "
۳۲	طاہرہ حمید		" " "
۳۳	شاہدہ نواز		" " "
۳۴	امۃ القیوم		" " "
۳۵	نگہت زمان		" " "
۳۶	صادقہ پروین		" " "
۳۷	وسیمہ		" " "
۳۸	امۃ الواسع رعنا		" " "
۳۹	منیرہ خانم		" " "
۴۰	بشریٰ یعقوب		" " "
۴۱	مبارکہ بیگم	—	کمپارٹمنٹ ان انگلش
۴۲	امۃ الرشید	—	" " "
۴۳	نسرین	—	" " "
۴۴	طلعت نسرین	—	" " "
۴۵	حفیظہ محمودہ	—	" " "
۴۶	شمیم اختر	—	" " "
۴۷	مریم صدیقہ		" " "
۴۸	مبارکہ		" " "
۴۹	انیسہ نادرہ		" " "
۵۰	زرینہ خاتون		" " "
۵۱	نصرت جہاں		" " "
۵۲	بشریٰ تنویر		" " "

مجالس انصار اللہ کی توجہ کے لئے

۱۔ مورخہ ۲/۱۲/۷۱ کی ڈاک سے تمام مجالس کو بجٹ فارم بھجوائے گئے تھے اور ساتھ ہی شرح چندہ میں اضافہ کی چٹھی بھی روانہ کی گئی تھی ۱۹۷۲ء کا بجٹ تاحال بہت کم مجالس کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ براہ کرم زعماء کرام توجہ فرمادیں اور اپنی اپنی مجلس کے بجٹ تیار کرکے جلد ارسال فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ جن مجالس کے ذمہ ۱۹۷۱ء کا یا اس سے پہلے کا لقایا واجب الادا ہے انہیں دسمبر ۱۹۷۱ء کے وسط میں گوشوارے تیار کرکے بھجوائے گئے تھے۔ ایسی تمام مجالس کے زعماء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ فوری طور پر وصولی کرکے رقوم ارسال فرمادیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کا جواں سال بھانجہ عزیزم طارق احمد جو آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا پیٹ درد کی شکایت پر بہاولپور ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ ڈاکٹروں کی تجویز پر اپریشن ہوا لیکن اپریشن کے چند گھنٹہ بعد ہی ہم سب کو داغ مفارقت دیتا ہوا اپنے مولا حقیقی سے جاملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان خصوصاً والدہ اور پھوپھی جو کہ اس غم سے نڈھال ہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(ہومیوپیتھک ڈاکٹر نذیر احمد دارالیمن شرقی ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی مکرمی چوہدری محمد شہباز خان صاحب بذریعہ کار انگلینڈ سے پاکستان آرہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے بخیریت پہنچا دے۔ آمین (محمد اعجاز خان آف بھڈال۔)

(بقیہ صفحہ ۴)

ادا کیا۔ بعد ازاں سکول کے پریفیکٹ نے طلبہ کی طرف سے صدر موصوف کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور انہیں یقین دلایا کہ طلبہ خلوص دل سے ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے جن سے جناب صدر نے آج طلبہ کو نوازا ہے۔ روانگی سے قبل صدر نے سکول کی لاگ بک پر دستخط ثبت کئے اور وعدہ کیا کہ اس مرتبہ مصروفیت کی وجہ سے وہ سکول کی تجربہ گاہیں نہیں دیکھ سکے جب کبھی آئندہ آئیں گے تو ان کا معائنہ کریں گے روانگی پر طلبہ نے صدر کو پرخلوص طور پر الوداع کہی۔

اس تقریب کے موقع پر ریڈیو پریس ٹیلیویژن کے نمائندے موجود تھے چنانچہ اس تقریب کی کارروائی کی احسن رنگ میں اشاعت و تشہیر ہوئی اور جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور ملی خدمات کا خوب چرچا ہوا۔

*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنسان نوجوان عمر کے لحاظ سے نہیں بلکہ دِل کے لحاظ سے ہوتا ہے

درحقیقت امنگ اور حوصلہ ہوتا ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتا ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"یہ صحیح ہے کہ نوجوان کی اصطلاح ایک خاص عمر کے آدمی کے لئے بولی جاتی ہے لیکن حقیقتاً انسان نوجوان عمر کے لحاظ سے نہیں بلکہ دل کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ شخص جس کی عمر اٹھارہ سے چالیس سال ہے ضرور نوجوان ہو۔ بالکل ممکن ہے کہ اس عمر کا انسان بوڑھا ہو اور اپنی طاقتوں کو ضائع کر چکا ہو اور یہ ضروری نہیں کہ چالیس سال سے زیادہ عمر کا آدمی ضرور ادھیڑ یا بوڑھا ہو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص بظاہر بوڑھا یا ادھیڑ عمر کا نظر آتا ہو لیکن اس کا دل خدا تعالیٰ کے سلسلہ کی خدمت کے لئے نوجوانوں سے بھی زیادہ نوجوان ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ایک دن بھی آپ پر ایسا آیا جب آپ بوڑھے تھے۔ چالیس سال کی عمر میں جب آپ پر وحی نازل ہوئی آپ کے اندر جوانی تھی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس سے بہت زیادہ جوان آپ وفات کے وقت تھے کیونکہ ایمان انسان کی جوانی کو بڑھاتا اور حوصلوں کو بلند کرتا ہے۔ پس گو ظاہری الفاظ میں میرے مخاطب نوجوان ہیں مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ جو لوگ عمر کے لحاظ سے اس حد سے آگے گزر چکے ہیں جسے جوانی کی حد کہا جاتا ہے وہ میرے مخاطب نہیں ہیں جن لوگوں کے دل جوان ہیں اور اپنے اندر سلسلہ کی خدمت کے لئے ایک جوش پاتے ہیں۔ ان کی عمر خواہ کتنی بھی کیوں نہ ہو وہ میرے ویسے ہی مخاطب ہیں جیسے ۴۰ سال سے کم عمر کے لوگ ۔ ۔ ۔ ۔ پس عمر کوئی چیز نہیں بلکہ درحقیقت انسان کی امنگ اور حوصلہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور اسے مقرب بنا دیتا ہے۔ اور جو اس کی کوششوں کو ہر زمانہ میں جاکر نوجوانوں سے آگے بڑھا دیتا ہے۔ ۔ ۔ اگرچہ بظاہر میرے مخاطب وہ لوگ ہیں جن کی عمر چالیس سال سے کم ہے۔ مگر حقیقتاً وہ لوگ بھی میرے مخاطب ہیں جن کی عمر خواہ کتنی ہو مگر خدمت دین میں وہ دوسروں سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں اور یہ لوگ ظاہری نوجوانوں سے زیادہ ثواب کے مستحق ہوتے ہیں کیونکہ نوجوانوں کے تو جسم بھی کام کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ مگر ان کے جسم جواب دے چکے ہوتے ہیں اور ان کی مثال ان غرباء کی سی ہوتی ہے۔ جن کے پاس دولت نہیں ہوتی مگر چندوں کے وقت وہ دوسروں سے پیچھے رہنا گوارہ نہیں کرتے قرآن کریم میں اشارۃً ایک ایسے واقعہ کا ذکر آتا ہے جس کی تفصیلات احادیث سے یوں معلوم ہوتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چندہ کی تحریک کی۔ ایک صحابی مجلس سے اٹھے اور جاکر کنوئیں پر کام کیا اور وہاں سے کچھ کھجوریں مزدوری کے طور پر حاصل کر کے لائے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ مختلف لوگ چندے لا رہے تھے کوئی سینکڑوں اور کوئی ہزاروں روپے مگر انہی میں یہ صحابی بھی وہ کھجوریں لے کر آئے جو دونوں ہاتھوں میں تھے اور لاکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے اس پر منافق ہنسے اور کہا کہ ان کھجوروں سے دنیا فتح کی جائے گی انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ کھجوریں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزاروں روپے سے زیادہ تھے کیونکہ اس کے پاس کچھ نہیں تھا مگر اس نے خیال کیا میں دوسروں سے پیچھے کیوں رہوں۔ اپنے جسم سے کام لیا۔ مزدوری کی اور کھجوریں لاکر حاضر کر دیا۔ یہی حال ان بوڑھوں کا ہے جن کے جسم اگرچہ جواب دے چکے ہیں مگر دل جوان ہیں اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ثواب میں پیچھے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ جوان ہی ہیں بلکہ جوانوں سے زیادہ ثواب کے مستحق ہیں۔ جس طرح غریب لوگ باوجود تھوڑی رقم دینے کے کئی زیادہ دینے والوں سے زیادہ ثواب کے مستحق ہوتے ہیں"۔ (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۱۸ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے بتایا ہے کہ حکومت نے غیر ملکوں میں جمع شدہ دولت کو واپس لانے کے لئے ملک کے سرمایہ داروں کو جو نوٹس دیا تھا اس کے نتیجہ میں مجموعی طور پر ۱۲ کروڑ روپیہ کا زرمبادلہ ظاہر کیا گیا ہے جس میں سے ۷½ کروڑ روپے ایسا ہے جو ملک میں واپس لایا جا سکتا ہے ۴½ کروڑ روپیہ ہندوستان برما، سیلون اور تنزانیہ میں ہے۔ جہاں سے ان ملکوں کے قوانین کے تحت اسے واپس نہیں لایا جا سکتا۔

وزیر خزانہ نے کہا حکومت پاکستان نے بیرونی ملکوں میں اپنے اثاثے ظاہر کرنے کے لئے جو حکم دیا تھا اس کے نتائج سے حکومت قطعاً مطمئن نہیں ہے حکومت کو افسوس ہے کہ ملک کے سرمایہ دار طبقہ نے قومی زندگی کے اس نازک مرحلہ پر قطعاً حب الوطنی کا مظاہرہ نہیں کیا حالانکہ اس وقت ہمارے ملک کی معیشت کو جو شدید نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے اسے دیکھتے ہوئے لوگوں کو از خود اپنی وہ دولت ملک میں لے آنی چاہیئے تھی جو وہ غیر ممالک میں جمع کرتے رہے ہیں۔ حکومت کو جن لوگوں پر شبہ ہے کہ وہ اپنے اثاثے ظاہر نہیں کر رہے ہیں جلد ہی انہیں گرفتار کر کے پوچھ گچھ کی جائے گی اور جو لوگ مجرم ثابت ہوئے انہیں عبرتناک سزا دی جائے گی۔ حکومت اس امر پر بھی غور کر رہی ہے کہ اس جرم کی سزا کو عمر قید کی بجائے سزائے موت تک بڑھا دیا جائے

اسلام آباد ۱۹ جنوری۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ اس وقت ہندوستان نے پاکستان کے جو فوجی اور سولین قید کر رکھے ہیں ان کی حفاظت کرنا اور انہیں حفاظت کے ساتھ واپس پاکستان میں بھجوانا بھارتی حکومت کی ذمہ داری ہے ترجمان اس مراسلہ کا ذکر کر رہا تھا جو بھارت کی طرف سے حال ہی میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو بھیجا گیا ہے اور جس میں یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان کے جن باشندوں کو جنگی جرائم کا مرتکب پایا جائے گا ان پر نام نہاد بنگلہ دیش کی حکومت مقدمہ چلانے اور انہیں مناسب سزا دینے کی مجاز ہے ترجمان نے کہا پاکستان کی فوج نے ہرگز جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی نہیں کی کیونکہ وہ تو اپنے ہی ملک کی سرزمین میں جارحیت کا ارتکاب کرنے والوں کا مقابلہ کر رہی تھی۔

اسلام آباد ۱۹ جنوری۔ وزارت خارجہ نے سلامتی کونسل کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ بھارت مسلسل جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کر رہا ہے شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہے جب کہ وہ خلاف ورزی نہ کرے۔

وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل ان خلاف ورزیوں کے پیش نظر مبصرین مقرر کرنے پر غور کر سکتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی فوج مبصرین کی تعیناتی سے قبل اپنے زیادہ سے زیادہ کھوئے ہوئے علاقے واپس لینے کی کوشش کر رہی ہے۔

بجلی کے متعلق اہل ربوہ کی شکایات

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں ہم نے محکمہ بجلی سے گزارش کی تھی کہ وہ بجلی کی سپلائی میں کمی کے پیش نظر کسی منضبط پروگرام پر عمل کرے اور جن اوقات میں بجلی کی سپلائی بند کی جانی مقصود ہو کم از کم اس کی اطلاع دی جائے مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں کیا جا رہا کل دن بھر بجلی بند رہی رات کو کچھ وقت کے لئے آئی اور پھر بند کر دی گئی حتیٰ کہ آج صبح تک بجلی کی سپلائی بحال نہیں کی گئی جس کی وجہ سے سخت دقت کا سامنا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج نیو کیمپس ربوہ میں اہم علمی تقاریر

عبد السلام فزکس سوسائٹی شعبہ طبیعات تعلیم الاسلام کالج نیو کیمپس ربوہ کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل اہم علمی تقاریر ہوں گی۔ مقامی احباب تشریف لاکر استفادہ فرمائیں۔

مکرم ڈاکٹر سلطان علی صاحب مشیر محکمہ تعلیم حکومت پاکستان "پاکستان میں نظام تعلیم" پر مورخہ ۲۰/۱ بوقت گیارہ بجے دن اور مکرم ڈاکٹر ایم اے عطا صاحب اٹامک انرجی کمیشن لاہور "ترقی توانائی سورج سے" کے موضوع پر مورخہ ۲۲/۱ بوقت ۳ بجے بعد دوپہر خطاب فرمائیں گے۔

(ہیڈ آف دی فزکس ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

گمشدہ عینک

خاکسار کی عینک دفتر الفضل سے فیکٹری ایریا جاتے ہوئے راستہ میں گر گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر الفضل ربوہ میں دے کر ممنون فرمائیں۔

(محمد اسماعیل کاتب الفضل ربوہ)